خود کو مطالعۂ غالب کے لیے وقف کر دیا ہو۔ ڈاکٹر آفتاب احمد نے یک درگیر و محکم گیر، کے اصول پر عمل کرتے ہوئے اسی ایک زلف کی اسیری میں عمر صرف کی ہے۔ ایک مدت کی ریاضت، محنت اور تفکر کا حاصل ”غالبِ آشفتہ نوا“ انجمن ترقی اردو پاکستان کے تعاون سے کتابی شکل میں ہمارے سامنے ہے۔ نو مضامین پر مشتمل اس کتاب میں موضوعات کا تنوع بھی ہے اور تنقید کا سلیقہ بھی۔ اسلوب کا بانکپن بھی ہے اور فکر کا معیار بھی۔ ہر مضمون تجزیے کی قوت کا آئینہ دار ہے اور ہر تجزیہ دلائل و براہین کی محکم بنیاد پر استوار ہے۔ قابل توجہ امر یہ ہے کہ مصنف نے اپنی تنقید کو معاصر تحقیق سے بے نیاز نہیں رکھا بلکہ تلاش غالب میں دونوں وسیلے توازن اور سلیقے سے استعمال کیے ہیں۔ کلام غالب سے استناد کے ذیل میں بھی عام ناقدین کی پسندیدہ روش سے گریز کرتے ہوئے، اشعار کا زمانۂ تخلیق بالالتزام پیش نظر رکھا ہے۔

چند عنوانات درج کیے جاتے ہیں تاکہ کتاب کی افادیت اور اہمیت کا اندازہ کیا جا سکے: غالب کی عشقیہ شاعری؛ غالب کا غم؛ غالب کے زمانۂ اسیری کی یادگار نظم، غالب اور مغلیہ تہذیب و تمدن کی ترجمانی اور غالب کا آشوب آگہی۔ متنوع مطالعات کا یہ گل دستہ غالب کے قدرشناسوں کے لیے ارمغانِ خاص کی حیثیت رکھتا ہے۔

۸۔ ”اردو تحقیق یونیورسٹیوں میں“

مصنف: ڈاکٹر سید معین الرحمان
ناشر: یونیورسل بکس، لاہور
مبصر: ڈاکٹر سعدیہ نسیم

فاضل مصنف اردو تحقیق کے میدان میں گرانقدر خدمات انجام

دینے کے ساتھ ساتھ، غالبیات اور جامعاتی تحقیق کی جائزہ نگاری کے میدان میں بھی اختصاص رکھتے ہیں۔ زیر نظر کتاب میں انھوں نے جامعاتی تحقیق کے جائزے کو پانچ موضوعات کے تحت منضبط کیا ہے:

(۱) اردو میں ڈاکٹریٹ کی اولین اسناد۔ (۲) یونیورسٹیوں میں مطالعۂ اقبال کے چالیس سال، (۱۹۷۷ء تک)۔ (۳) یونیورسٹیوں میں مطالعۂ اقبال کے دس سال (۱۹۷۸ء تا ۱۹۸۸ء)۔ (۴) پاکستانی یونیورسٹیوں میں اردو تحقیق کے چالیس سال (۱۹۴۷ء تا ۱۹۸۸ء) (۵) تحقیق کے لیے موضوعات کا انتخاب (کچھ ماخذ و مصادر)۔ یہ سب موضوعات طالبان تحقیق کے لیے افادیت و اہمیت رکھتے ہیں۔ عمدہ معلومات محنت و احتیاط کے ساتھ جمع کی گئی ہیں اور ریکارڈ پر لائی گئی ہیں۔ بعض تصریحات تاریخی اہمیت رکھتی ہیں۔ چنانچہ "اردو میں ڈاکٹریٹ کی اولین اسناد" کے ذیل میں ڈاکٹر محی الدین زور، ڈاکٹر سید عبداللطیف، ڈاکٹر موہن سنگھ دیوانہ، ڈاکٹر محمد صادق اور ڈاکٹر بیگم شائستہ اکرام اللہ کا ذکر آتا ہے۔ مصنف نے پاکستانی یونیورسٹیوں میں تحقیق کی موجودہ صورت حال سے بحث کرتے ہوئے بعض خدشات کا اظہار بھی کیا ہے۔ آخری موضوع کے تحت تازہ واردان دشت تحقیق کو چند مفید مشورے بھی دیے ہیں۔ اس قسم کی مفید معلومات کو جیسی کہ اس کتاب میں ملتی ہیں، وقفے وقفے سے آپ ڈیٹ کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ جامعاتی تحقیق کی جائزہ نگاری ایک مسلسل عمل ہے اور ہمیں امید ہے کہ ڈاکٹر سید معین الرحمان اسی شان اہتمام کے ساتھ آئندہ بھی اس مفید کام کی طرف متوجہ رہیں گے۔